تبصرہ کتب

نام کتاب: دفع الباطل تالیف: شاہ رفیع الدین محدث دہلوی بہ تصحیح و مقدمہ: مولانا عبدالحمید سواتی،
مطبوعہ: ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گجرانوالہ۔ تاریخ طباعت: مارچ ۱۹۷۶ء
کل صفحات: ۲۲۸ تقطیع: وزیری، قیمت مجلد: ۵ روپیہ

نظریہ وحدت الوجود سے متعلق علماء کرام میں مدت سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس نے بعض غلط فہمیوں کی بنا پر منصور حلاج جیسے عظیم المرتبت عارف کو دار پر چڑھوایا، اور ابن عربی جیسے بلند پایہ انسان ملامت کا نشانہ بنے۔ برصغیر میں شیخ احمد سرہندیؒ کا یہ زبردست کارنامہ ہے کہ وحدت الشہود کی تعریف و تبلیغ کر کے اس مسئلہ کو ایک نیا رخ دیا۔ ان کے بعد شاہ ولی اللہ نے اس پر مزید روشنی ڈالی۔ ان کے عہد میں ایک عالم شیخ اسماعیل آفندی مدنی نے ان سے اس موضوع پر وضاحت چاہی تو آپ نے ایک خط میں جو مکتوب مدنی کے نام سے معروف ہے اس کی تصریح فرمائی۔ اس خط میں جو عربی میں لکھا گیا تھا اور جس کا اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا، شاہ صاحب موصوف نے "وحدت الوجود" اور "وحدت الشہود" پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ دونوں کی حقیقت ایک ہے، صرف لفظی اختلاف ہے اور دلائل دے کر یہ بات واضح کی ہے کہ یہ اختلاف تعبیرات تک محدود ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات پر شاہ صاحب کی یہ توضیح گراں گذری۔ انہی میں سے سید غلام یحییٰ بہاری تھے، جو مرزا جانجاں کے خلیفہ مجاز تھے۔ انہوں نے اپنے استاد کے اشارہ پر ایک رسالہ "کلمات الحق" لکھا اور اس میں شاہ ولی اللہ کے اس موقف کی تردید کی جو شاہ ولی اللہ نے اپنے مکتوب مدنی" میں "وحدت الوجود اور "وحدت الشہود" میں اختیار کیا تھا۔ شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند مولانا شاہ رفیع اللہ محدث دہلوی نے جو اپنے والد کے جانشین بھی تھے، اس رسالہ کا کافی و شافی جواب دیا اور زیر تبصرہ کتاب "دفع الباطل" میں اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

"دفع الباطل" اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ کتاب تقریباً آدھی

عربی میں ہے اور آدھی فارسی میں۔ عنوانات بھی بعض جگہ عربی میں اور بعض جگہ فارسی میں دیئے گئے ہیں۔

شاہ رفیع الدین نے ذات وصفات الٰہی پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ متکلمین کے یہاں اس مسئلہ پر بڑی طویل بحثیں ملتی ہیں۔ ان میں سے اکثر صفات الٰہی کو "لا عین" و "لا غیر" مانتے ہیں۔ شیخ احمد سرہندیؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ شیخ ابن عربی اور بہت سے بزرگ صوفیہ صفات کو عینِ ذات بتاتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ جس پر اسی کتاب میں فاضل مولف نے سیر حاصل بحث کی ہے وجود کا ہے کہ ذات الٰہی سے اس کا کیا تعلق ہے، عینیت کا یا ورائیت کا۔ نقشبندی مجددی سلسلہ کے اکثر صوفیہ عینیت کی تعبیرات سے انکار کرتے ہیں اور ورائیت کے قائل ہیں۔ اسی طرح بعض علماء "وحدت الوجود" اور "وحدت الشہود" کے نظریات کو بھی حقیقت میں ایک نہیں مانتے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اس برصغیر کے بعض بزرگوں نے اس سرزمین پر اسلام کی تبلیغ کی خاطر "وحدت الوجود" کی تعبیر ایک خاص انداز سے کی ہے۔ ان کے خیال میں بہت سے ہندو لوگ اس وجہ سے مسلمان ہوئے کہ ان کو اس نظریہ میں ویدانت کا عکس نظر آیا۔

اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں مؤلف نے اپنے خاندان۔ والد شاہ ولی اللہ اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز کا تعارف کرایا ہے اور پھر شیخ ابن عربی اور شیخ سرہندی کا باہم اختلاف وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے سلسلے میں بیان کیا ہے۔ یہاں انہوں نے یہ واضح کیا ہے کہ وہ صوفیۂ کرام میں لفظی اختلاف کے قائل ہیں حقیقی اختلاف کے نہیں۔ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں نظریے ضروری دینی عقائد میں سے ہیں۔ پھر ان کی اصل کو کتاب وسنت سے ثابت کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ "وحدت الوجود" کا مسئلہ صحابہ، تابعین اور قدماء کے وقت سے موجود ہے۔ البتہ شیخ ابن عربی کے زمانے میں ایک نئے انداز سے ان کی تشریح وتعبیر کی گئی ہے۔ پھر آئمہ صوفیہ کے عقلی ونقلی دلائل اس مسئلہ کے اثبات میں دیئے ہیں اور آخر میں خود شاہ ولی اللہ کی دلیل اس کے حق میں دی ہے۔

اس کے بعد فاضل مؤلف نے متعلقہ مسائل پر تفصیل سے بحث کی ہے مثلاً ممکن اور واجب کا باہمی تعلق، وجود کے مفہوم ومعنی وغیرہ (ص ۱۵۹ - ۱۹۲) وحدت الوجود کی حقیقت اور اس کی تعبیرات کا اختلاف (ص ۱۹۲ - ۱۹۵)، عقل کے معنی وتشریح (ص ۱۹۵ - ۱۹۶) بحث ذات (ص ۲۲۱ - ۲۳۰)، حقیقت محمدی، عالم ثبوت، عالم وجود اور عالم وہم وخیال، اصل سنت عینیت، وجود و ماہیت، مسئلہ تطبیق وغیرہ۔ اس کے بعد یہ ثابت کیا ہے شیخ سرہندی نے

"وحدت الوجود" کی حقیقت کو رد نہیں کیا ہے، بلکہ ان کا مقصد ملحد اور زندیق لوگوں کا تعاقب کرنا تھا ۔

مختصر یہ کہ مؤلف نے جابجا مولانا غلام یحییٰ کی لغزشوں، غلطیوں اور غلط فہمیوں کی طرف اشارہ کر کے اصل موضوع کی وضاحت کی ہے ۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی اہم ہے۔ کتاب کی ابتدا میں شاہ ولی اللہ کے مکتوب مدنی کا عربی متن (ص ۵۷ - ۹۵) دیا گیا ہے اور اس کے بعد رسالہ "دفع الباطل" (ص ۹۶ - ۶۲۶) کا متن تقریباً ۵۳ صفحات میں دیا گیا ہے ۔

اس کی طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور طباعت کی غلطیاں نسبتاً کم ہیں ۔ علم تصوف اور خاص طور پر "وحدت الوجود" اور "وحدت الشہود" کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ کتاب کے ناشر اور محقق جناب عبدالحمید سواتی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس قیمتی کتاب کو شائع کرنے کا اہتمام کیا ۔

(علی رضا نقوی)

****